نمبر ۱۳۵
رجسٹرڈ ایل

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً
غلام احمد قادیانی

تار کا پتہ
الفضل قادیان بٹالہ

543

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار
الفضل
قادیان
ہفتہ میں تین بار
فی پرچہ تین پیسے

ایڈیٹر
غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی سے
ششماہی للعمہ
سہ ماہی عار

جماعت احمدیہ کا مسلمہ ارگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۲	مورخہ ۷ مئی ۱۹۲۵ء یوم پنجشنبہ مطابق ۱۳ شوال ۱۳۴۳ھ	نمبر ۱۲۳

حرم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ورود مبارک

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ماتحت ۳ مئی کو ۶ بجے شام کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حرم ثالث وارد دارالامان ہوئے جنہیں بھاگلپور سے لانے کے لئے حضور نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کو بھیجا تھا صاحبزادہ صاحب موصوف ۳ مئی کو ساڑھے پانچ بجے کی گاڑی پر اسٹیشن بٹالہ تشریف لائے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت ام مبارکہ بیگم صاحبہ تشریف لے گئے تھے حضور نے بٹالہ سے تشریف لاتے ہوئے کہلا بھیجا کہ جو احباب استقبال کیلئے آگے آنا چاہیں وہ قصبہ سے دو سو گز سے زیادہ آگے نہ آئیں اس ارشاد کی تعمیل میں خدام قادیان کے مجمع کثیر نے قصبہ سے دو سو گز کے فاصلہ پر حضور کا استقبال کیا۔ احباب دو رویہ کھڑے ہو گئے جن کے درمیان گاڑی گذری حضور نے گاڑی سے نیچے اتر کر احباب کو مصافحہ کا موقع دیا اور قصبہ کے دروازہ پر پہنچکر تمام مجمع سمیت دعا فرمائی پھر حضور داخل قصبہ ہوئے مجمع مسجد مبارک تک آیا اور حضور کے دار مبارک میں تشریف لیجانے پر منتشر ہوا۔

نامۂ نیّر

احمدیت دُنیا کے کناروں تک

(جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر کے قلم سے)

نائیجیریا اخویم زکریا تینبو ۔ٹیس لیگوس د پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لیگوس تحریر فرماتے ہیں :۔ "میں خوشی سے آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ دو سال سے جو مقدمہ مسجد عدالت عالیہ لیگوس میں مرتدین کی طرف سے ہمارے خلاف دائر تھا۔ اس کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو گیا۔ اور خدا تعالیٰ کے دشمنوں کو شکست ملی۔ مگر ان لوگوں نے اس سے فائدہ نہیں اُٹھایا۔ آگسٹو کی شہ پر ایک اور مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ آپ ہمارے لئے متواتر دعا فرماتے رہیں تاکہ ان کا ناکامی کا منہ دیکھیں۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اپنے بیٹے عبدالحمید کو قانون۔ ڈاکٹری یا سول انجینیرنگ کے لئے ولایت بھیجدوں آپ اس کے لئے بہت دعا فرما دیں"۔

امام قاسم اُراجے سے مبلغ انچارج نائیجیریا مذکورہ بالا خبر لکھنے کے بعد جو رپورٹ فرماتے ہیں۔ اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

ہمارے چیف امام محمد ڈابرے اور جماعت آپ کو مبارکباد عرض کرتے اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ تبلیغ کا کام حسب معمول انتظام کے ساتھ ہو رہا ہے۔ پہلے اور تیسرے ڈویژن کے سالانہ جلسے گذشتہ دو ہفتوں میں خیر و خوبی سے انجام پذیر ہوئے۔ جامع مسجد میں بجلی کی روشنی جناب پریذیڈنٹ صاحب نے اپنے خرچ سے لگوا دی ہے۔ احمدیہ لٹریری سوسائٹی کا دفتر مدرسہ تعلیم الاسلام میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ اخویم اے۔ آر بولوگن ان دنوں (یہ جماعت لیگوس کے قابل اور مخلص ممبروں میں سے ہیں۔ اور سروے ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہیں) تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ نے مسجد ایرولو یا کے سامنے ایک نہایت مؤثر لیکچر دیا۔ ہماری جماعت کی خواتین نے بھی خاصی ترقی کر لی ہے۔ ۱۶ر جنوری کو مسز گبوا نے لیکچر دیا۔ اور ۲۱ر جنوری کو مس سوبرات ڈابرے نے ایک تقریر کی۔ اور سلسلہ احمدیہ نے عورتوں کے حقوق کی جو حفاظت کی ہے۔ اس کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اور ملاؤں کے اس قول کی کہ عورتوں کو دعا کرنا منع ہے۔ تردید کی۔ مس ڈابرے کو سورہ بقرہ کا بیشتر حصہ حفظ یاد ہے۔

اخویم یوشع شوڈنڈے برابر دہاں سے تبلیغ کے فرض ادا کرتے ہیں۔

گولڈ کوسٹ مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم تحریر فرماتے ہیں:۔ "مشن اور مدرسہ کے مکانات و مسجد کے لئے زمین تلاش کی گئی ہے۔ قصبہ سالٹ پانڈ میں مثلث شکل ہے۔ مشن۔ مدرسہ و مسجد کے لئے اور بچوں کے کھیلنے کے واسطے سردست ۳۰۰۰ مربع فٹ زمین درکار ہو گی۔ احباب نے اب تک ۳۴۹ پونڈ ۱۶ شلنگ ۱/۲ ۹ پنس کے وعدے کئے ہیں۔

مولوی صاحب آخری خط لکھتے وقت اکرا دارالحکومت گولڈ کوسٹ میں بہ تسلسل آمد شاہزادہ ویلز تشریف لے گئے ہوئے تھے۔

مارشیس جناب محمد احسان صاحب صدیقی سکرٹری تبلیغ روز ہل سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ تبلیغ سلسلہ کا کام جاری ہے۔ ہم دورہ بھی کرتے ہیں۔ اور اخویم احمد ابراہیم اچھا اور میاں نظام الدین صاحب ہیڈ ماسٹر جو حال ہی میں قادیان سے آئے ہیں۔ تبلیغ کے کام میں ہاتھ بٹاتے ہیں۔ حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی اے (مشنری انچارج) قرآن شریف و بخاری و کشتی نوح کا درس روزانہ دیتے ہیں۔

مصر مبلغ اسلام شیخ محمود احمد صاحب قاہرہ سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ملاقاتوں۔ تقاریر اور مباحثات کے ذریعہ خدمت اسلام کا کام کیا جا رہا ہے۔ ہفتہ زیر رپورٹ میں ڈاکٹر عبدالعزیز نام ایک مسیحی عقائد کے مسلمان سے چار پانچ گھنٹہ تک مناظرہ رہا۔ اور مصری مسلمانوں کی ایک جماعت کی درخواست پر کامل منصور مسیحی سے امریکن گرجا میں تردید الوہیت مسیح پر بحث ہوئی۔ جس کا غیر احمدیوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔

علاوہ ازیں جناب غالب بے اور طاہر پاشا اور دیگر معززین سے سلسلہ حقانیہ کے مخصوص عقائد پر گفتگو رہی۔

ہندوستانیوں نے بھی یہاں ایک انجمن بنائی ہوئی ہے میں ان کی رہنمائی کر رہا ہوں۔ اب یہ انجمن مستقل طور پر احاطہ دارالتبلیغ میں آ گئی ہے۔ اور مکان میں ٹیلیفون بھی لگوا لیا ہے۔

شیخ صاحب ایک اور خط میں تحریر فرماتے ہیں :۔ "میں نے سرائے ملکی میں اتوار کی رات کو ساڑھے تین گھنٹے تک باش آغا کو جو کہ سرائے ملکی کا ایک خاص آفیسر ہے اور پاشا ہے۔ سلسلہ کی تبلیغ کی۔ اور لوگ بھی موجود تھے۔ اس نے نہایت حیرت سے سلسلہ کے تذکرہ کو سنا۔ وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعوے اور معجزات کے متعلق تفصیل سے بیان کیا۔ اس نے کہا کہ ساری عمر میں بڑے بڑے لوگ دیکھے مگر یہ جو کچھ سنا۔ پہلے کبھی نہیں سنا تھا۔ وہ بہت خوش ہوا اور پھر بھی وقت دینے کا وعدہ کیا ہے۔

اب بہت جلد امیر لطف اللہ جو ملوک افغانستان کے خاندان سے ہے۔ ان سے مل کر سلسلہ کا ذکر ان تک پہنچاؤں گا"

ہندوستان رمضان المبارک کی وجہ سے جلسے اور مناظرے بند کر دئیے گئے تھے۔ مگر حسب قرار داد میں اور بعض اور علاقوں میں خاص انتظام کے ساتھ تبلیغ ہوتی رہی ہے اور ایک علاقہ کے امیر المجاہدین نے خوشی سے یہ لکھا ہے کہ:۔ "اشدھی کے قلعہ کی دیواریں کھوکھلی ہو چکی ہیں" یہ صحیح ہے کہ احمدیت کے حملہ نے آریہ سماج کو اس شکل کا سامنا کرا دیا ہے جو پہلے ان کے ذہن میں نہ تھی۔ اور جبکہ تمام موہنی واعظین اپنے وطن جا چکے ہیں۔ احمدیوں کا مستقل ڈیرے ڈالے رکھنا سیاسی تبدیل مذہب کے اوپدیشکوں کے لئے موجب یاس ہے۔ بہرحال کام ہو رہا ہے۔ اور مفید ہو رہا ہے۔ جماعت کے مخلصین اپنے خرچ سے یا خود بطور والنٹیر اپنے تئیں پیش کر رہے ہیں۔ مگر ضرورت ہے۔ کہ اور توجہ کی جائے۔

بنگال میں مولوی ابوالہاشم خان صاحب اور مولوی مبارک علی صاحب سابق مبلغ جرمنی دورہ کر رہے ہیں۔ بیلا کوبا نام جگہ میں ایک وقت ۸۵ آدمیوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ہمیں ضرورت ہے۔ کہ ہندوستان کی مثلث کے تینوں طرف مضبوط ہو جائیں اور جو خطرہ ہندوستان کے مسلمانوں کو جلد پیش آنے والا ہے۔ اور جس کی طرف سے وہ غافل ہیں۔ اس کا مقابلہ کامیابی سے کرنے کے لئے آج ہی تیاری شروع کر دیں۔

پنجاب سندھ بنگال دکن

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع شاہ پور کا شکریہ

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر چودھری سلطان احمد خان صاحب ۲۸ر اپریل ۱۹۲۵ء کو کاٹھ گڑھ میں تشریف لائے۔ اور جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ کو ملاقات کا موقعہ دیا۔ جماعت احمدیہ نے اپنی تعلیمی رپورٹ سنائی۔ جس کو سنکر آپ بہت خوش ہوئے اور احمدیہ سکولز کا معائنہ کر کے کارکنان مدارس کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور فرمایا۔ میں یہ خبر سنکر بہت خوش ہوا۔ کہ تمام ضلع بھر میں یہی ایک اسلامیہ زنانہ سکول ہے۔ اور لڑکیوں کو مبلغ پانچ روپے بطور انعام عطا فرمائے۔ میں جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ کی طرف سے صاحب ممدوح کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

عبدالسلام امیر جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۷ رمئی ۱۹۲۵ء

حج بیت اللہ اور مسلمانانِ ہند

(نمبر ۱)

سلطان ابن سعود اور سابق شریف مکہ کی آویزش نے ارض حجاز کی حالت اس درجہ مخدوش اور خطرناک بنا دی ہے۔ کہ مسلمانان ہند کے لئے اس بات کا فیصلہ کرنا نہایت مشکل ہو رہا ہے کہ وہ امسال حج کے لئے جائیں یا نہ جائیں۔ مسلمان اخبارات اور لیڈروں کا ایک طبقہ جو خواہ مخواہ ہر معاملہ میں گورنمنٹ ہند پر الزام لگانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ وہ اس موقعہ پر بھی یہ کہہ رہا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہندوستان کے حاجیوں کی روانگی میں دانستہ روکاوٹ ڈال رہی ہے۔ اور انجمن خدام کعبہ کے بانی مبانی مولوی شوکت علی صاحب نے تو یہاں تک اعلان کر دیا ہے۔ کہ بمبئی کی حج کمیٹی نے جو یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ حالات حجاز کے ابتر اور غیر تسلی بخش ہونے کی وجہ سے ہندوستانی عازمان حج کی ہمت افزائی نہ کی جائے۔ یہ فریضہ حج کی ادائیگی میں دست اندازی ہے جسے مسلمانان ہند کسی صورت میں بھی گوارا نہیں کر سکتے۔ لیکن جہاں تک واقعات اور حالات کا تعلق ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند ہندوستانی حاجیوں کی روانگی میں کسی قسم کی روکاوٹ نہیں ڈالنا چاہتی۔ بلکہ ان کے فائدہ کے لئے ان مشکلات اور تکالیف کا اپنے خاص ذرائع سے پتہ لگا کر اعلان کر رہی ہے۔ جو حاجیوں کو پیش آ سکتی ہیں چنانچہ حاجیوں کے متعلق جو حال میں سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ گورنمنٹ پر حاجیوں کے روکنے کا الزام لگانا کسی صورت میں بھی درست نہیں اور وہ پوری کوشش کے ساتھ اس امر کی کوشش کر رہی ہے کہ مسلمانان ہند کے سامنے اصل حالات رکھ دے تاکہ اس بارے میں وہ خود جو چاہیں فیصلہ کریں۔

حکومت کا اعلان حسب ذیل ہے:-

"حکومت نہایت اشتیاق کے ساتھ اس توقع پر حجاز کی صورت حالات کو دیکھ رہی ہے کہ واقعات ایسا رخ اختیار کریں کہ ہندوستان کے حاجی بدستور سابق حج کو جا سکیں۔ حجاز کی موجودہ حالت یہ ہے کہ امیر علی جدہ پر قابض ہیں۔ اور سلطان ابن سعود کا مکہ پر قبضہ ہے اسکے علاوہ باہر کے علاقہ کی حالت کے متعلق اس وقت تک یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ خیال یہ کیا جاتا ہے کہ اس وقت مدینہ اور ینبوع امیر علی کے قبضہ میں ہے۔ اور سلطان ابن سعود نے بحر احمر کے چند بندرگاہوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جن میں لیث اور رابغ شامل ہیں۔ بندرگاہ قنفذہ عسیر میں ہے۔ اور اسوقت تک یہ یقین نہیں ہے۔ کہ آیا یہ ابن سعود کے قبضہ میں ہے یا ادریسیوں کے۔

جدہ کے معمولی راستہ سے حجاج کو لے جانا ناممکن ہے۔ اس لئے کہ وہاں (سلطان ابن سعود اور امیر علی کی) متقابل فوجیں موجود ہیں۔ یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جس وقت تک کہ سلطان ابن سعود اور امیر علی حج کے محترم ایام کے لئے آپس میں عارضی صلح پر آمادہ نہ ہوں۔ اس کا احساس اس سال کے شروع ہی میں اسلامی اخبار اور انجمنوں نے کر لیا۔ اور عازمان حجاج کو متنبہ کر دیا۔ لیکن گذشتہ ایام میں اس خبر کو اشاعت دیگئی جو مکہ کے ایک اخبار میں شائع ہوئی تھی۔ کہ رابغ۔ لیث (لیر) اور قنفذہ کی بندرگاہوں سے حج کو جانا ممکن ہے۔ جب اس اعلان کا گورنمنٹ کو علم ہوا تو اس نے فوراً برطانوی قونصل مقیم جدہ کو تار دیا۔ کہ وہ تمام معلومات جو ان بندرگاہوں سے حجاج کے جانے کی سہولتوں کے متعلق مہیا کر سکتے ہیں۔ فراہم کر کے ارسال کریں۔ قبل اسکے کہ قونصل کا جواب موصول ہو جہاز ران کمپنیوں سے معلوم کیا گیا۔ تو انہوں نے لیث اور قنفذہ کو جہاز رانی کے لئے خطرناک بتایا۔ قونصل نے یہ معلومات فراہم کیں کہ رابغ میں جہاز والوں کے لئے کوئی سہولت موجود نہیں ہے نہ تو وہاں تار کا سلسلہ ہے نہ حجاج کو اتارنے کے لئے کشتیاں ہیں نہ زائد ذخائر ہیں۔ اسکے علاوہ وہاں جو انتظام ہے۔ اسکی جلد توسیع نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ زیادہ سے زیادہ دو سو حجاج کے بعد اس انتظام میں توسیع کی ضرورت ہوگی۔ نیز یہ مشتبہ ہے کہ مکہ میں اسوقت اسقدر ذخائر موجود ہیں۔ جو حجاج کی حسب معمول تعداد کے لئے کافی ہو سکیں۔ ہز مجسٹی کی قونصل کو اندیشہ ہے کہ اگر مکمل انتظامات نہ ہوئے تو موجودہ حالت میں حجاج کا جانا کافی وقت کے خطرہ کو مول لینا ہوگا۔ بہر حال یہ واقعات ہیں۔ جو قونصل نے اسوقت جدہ کے حدود میں فراہم کئے ہیں۔ اور ان اطلاعات کو عوام کے ایسے ہی غرض سے متعلق ہیں معلومات کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ حکومت کا ارادہ نہیں ہے کہ (وہ حجاج کے جانے میں) مداخلت کرے۔ اگر مسلمانوں کی مذہبی جماعتیں ان خطرات کی موجودگی میں جو ان واقعات سے ظاہر ہوتے ہیں اپنے ہم مذہبوں کو اس سال حج کو جانے کا مشورہ دیں۔ تو حکومت ان کی راہ میں کوئی روکاوٹ پیدا نہ کریگی۔ اور اس وقت تک بھی وہ نہایت سختی کے ساتھ ہر قسم کی مداخلت سے محترز رہی ہے۔ بعض یہ الزامات جو لگائے گئے ہیں کہ حکومت اسوقت جہازرانی میں کسی قسم کی روکاوٹ پیدا کر رہی ہے یا حجاج کو پاسپورٹ دینے سے انکار کر رہی ہے۔ بے بنیاد ہیں۔ جہازرانی میں بھی کسی قسم کی روکاوٹ نہیں ڈالی جا رہی۔ اور پاسپورٹ کا لینا نہ لینا بھی بالکل لوگوں کی مرضی پر ہے۔"

یہ اعلان بالکل صاف اور واضح ہے۔ لیکن سلطان ابن سعود کا وہ اعلان جس کا ذکر مندرجہ بالا سطور میں بھی ہے۔ اور جس میں لکھا ہے:-

"(۱) ہمارے لشکر نے علی بن حسین اور اسکی تمام قوت و لشکر کو جدہ میں محصور کر لیا ہے۔ اسکے گرد خاردار استحکامات ہیں۔ لیکن ان پر عرصہ ہستی تنگ ہو رہا ہے۔ اور انشاء اللہ وہ وہاں سے عنقریب نکل جائینگے۔

(۲) ہم نہایت مسرت کے ساتھ حجاج کے قافلوں کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ امسال دنیا کے ہر حصہ سے حج بیت اللہ کے لئے تشریف لائیں۔ اور اللہ کے بھروسہ پر ہم ان کی راحت اور ان کے تمام حقوق کی حفاظت کی ذمہ داری لیتے ہیں۔ اور جس بندرگاہ پر وہ اتریں۔ وہاں سے کہ مکہ تک آرام سے پہنچانے کی ذمہ داری لیتے ہیں۔ یہ بندرگاہ رابغ۔ لیث اور قنفذہ ہیں۔ ان بندرگاہوں میں کامل امن ہے اور جب سے ہمارے لشکر ان میں داخل ہوئے ہیں۔ پورا انتظام قائم ہے۔ اور انشاء اللہ ان مرکزوں میں حجاج کی آسائش کے لئے ہم تمام ضروری وسائل اختیار کرینگے۔

(۳) تمام مسلمان بھائیوں کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسین نے جبری اور اقتصادی امور میں جو مشکلات حائل کر دی تھیں۔ اب ان کا نشان بھی باقی نہیں ہے۔ اور اس قسم کے امور میں ہر شخص کو مقامی حکومت آسانیاں بہم پہنچانے کے لئے تیار ہے۔"

اسکی بنا پر نیز ایک خط کی بنا پر جو مولوی شوکت علی صاحب کو سلطان ابن سعود کی طرف سے ۷ مارچ کا لکھا ہوا حال میں موصول ہوا ہے۔ اسی بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ گورنمنٹ ہند جن خطرات کا ذکر کر رہی ہے۔ وہ محض حاجیوں کو روکنے کے لئے

ہیں - ورنہ ان کا کوئی وجود نہیں - اور مسلمانان ہند کو ان کی کوئی پروا نہ کرتے ہوئے سلطان ابن سعود کے اعلان کو بہت دور سمجھنا اور ضرور حج کے لئے جانا چاہیئے - حالانکہ نیابت شوکت علی صاحب کے نام جو خط ہے - اس میں جہاں حاجیوں کو آنے کی دعوت دی گئی ہے - وہاں ملک کے افلاس اور حالت زار کا بھی ذکر کیا گیا ہے - اور اس میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ :-

"ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو یقین دلاتے ہیں - کہ اب ان کے فیاض و کشادہ ہاتھوں کے لئے دریا دلی دکھانے کا وقت آگیا ہے - تاکہ وہ مقامات مقدسہ کے باشندوں کو فاقہ کشی سے بچائیں"

اس سے ظاہر ہے - کہ اگر ان مشکلات اور تکالیف کو نظر انداز بھی کر دیا جائے - جو جنگ و جدل کی وجہ سے رونما ہو سکتی ہیں - اور جن کا خطرہ کوئی معمولی خطرہ نہیں - تو بھی یہ صاف بات ہے - کہ مکہ میں سامان خور و نوش کی سخت قلت ہے جس کا اعتراف خود سلطان ابن سعود کر رہے ہیں - اور اس کے پہنچنے کا اصل رستہ جو جدہ سے جاتا ہے - بالکل بند ہے - ایسی صورت میں حاجی اگر راستہ کے خطرات سے بچ کر صحیح و سلامت مکہ پہنچ بھی جائیں - تو ان کے لئے خوراک کا دستیاب ہونا سخت ناممکن ہوگا - اور اس طرح بہت سی جانیں تلف ہو جائینگی ایسی خطرناک حالت کے ہوتے ہوئے سلطان ابن سعود کا مسلمانوں کو حج کے لئے آنے کی دعوت دینا اور ان کی جان و مال کی حفاظت کا وعدہ کرنا سوائے اسکے کوئی مطلب نہیں رکھتا کہ وہ سمجھتے ہیں - حاجیوں کی آمد سے اہل مکہ کو جو مالی فائدہ پہنچا کرتا ہے - اس سے محروم نہ رہیں - اور انہیں فاقہ کشی سے بچانے کے کچھ نہ کچھ بہم پہنچ جائے - لیکن گورنمنٹ ہند اکی بجائے مسلمانوں کے لئے ان خطرات کو زیادہ وقعت دیتی ہے جن کے پیش آنے کا احتمال ہے - اور اسی امر کی طرف وہ اپنے اعلانوں میں توجہ دلا رہی ہے - ورنہ حج سے روکنا اس کا ہرگز مقصد نہیں ہے - اخبار "سیاست" (۳۰ مارچ) نے سلطان ابن سعود کی دعوت حج اور گورنمنٹ ہند کے اعلانات کا مقابلہ کرتے ہوئے جو رائے ظاہر کی ہے - وہ مسلمانوں کے لئے قابل غور ہے - اخبار مذکور لکھتا ہے :-

"اس وقت عازمان حج کو سرزمین حجاز میں جن مصائب و آلام سے واسطہ پڑنا یقینی ہے - ان کو ابن سعود کی چشم محبت نہیں دیکھتی - مگر انگریزوں نے جو اندازہ لگایا ہے - اس کو خواہ مخواہ غلط تسلیم کر کے خلق اللہ کو بھیجنا بڑے درجہ کی غلطی ہوگی - جو لوگ جائیں گے - وہ صرف ایک بندرگاہ پر اترینگے جہاں پہلے بھی اتنی خلقت نہیں آتی ۔ ان کو کھانے کو ملیگا نہ ضروریات زندگی ہاتھ آئینگی - فاقہ اور اسکی وجہ سے امراض کا ظہور یقینی ہے - جن سے لاکھوں بندگان خدا کی جان جائیگی - تباہی و بربادی پیدا ہوگی - وہ مصیبت نازل ہوگی کہ الامان والحفیظ - گورنمنٹ کی نیت پر شبہ کرنے کا امکان باقی نہیں رہتا - جب یہ سوچا جائے کہ امسال حکومت ہند بندرگاہ کلکتہ سے بھی حاجیوں کیلئے جہاز روانہ کرنیکا فیصلہ کرچکی تھی مگر حالات حاضرہ حجاز کو دیکھ کر اس نے یہ خیال ترک کر دیا ہے - اس کا فرض تھا - کہ وہ ان حالات کو جو اسکے علم میں ہوں - لوگوں کے سامنے رکھ دے - اس نے صاف کہہ دیا کہ اسکی رائے یہ ہے کہ امسال حج کو جانا باعث دقت و مصیبت ہوگا - لیکن اس نے نہ صرف حج کو حکماً نہیں روکا - بلکہ اعلان کر دیا ہے کہ جو لوگ ان حالات کی موجودگی میں بھی جانے پر تیار ہوں - وہ بخوشی جائیں انکے راستہ میں کوئی روکاوٹ ڈالی نہ جائیگی - گورنمنٹ نے یہ بھی کہہ دیا ہے - کہ اگر اسلامی انجمنیں ان حالات کے مطالعہ کے بعد جو حکومت نے سرکاری سفیر جدہ کی وساطت سے حاصل کر کے شائع کئے ہیں یہ ذمہ داری لینے پر تیار ہوں - کہ وہ مسلمانان ہند کو عزم حج کا مشورہ دیں - تو سرکار کو اس میں کوئی عذر نہیں - ہم سمجھتے ہیں کہ اسکے بعد اس معاملہ میں سرکار کو مطعون کرنا پہلے درجہ کی بے انصافی ہے"

اگر سب مسلمان اخبارات اہم معاملات میں وہی طریق اختیار کریں - جو اخبار "سیاست" نے امسال کے سفر حج کے متعلق اختیار کیا ہے - تو مسلمانوں کے لئے سیدھی سادی باتوں میں الجھن نہ پیدا ہو جائے - اور بیچارے عوام تکلیف دہ کشمکش میں مبتلا نہ ہو جایا کریں - لیکن جب نیت یہ ہو - کہ ہر بات میں خواہ وہ مسلمانوں کے لئے مفید ہی کیوں نہ ہو - گورنمنٹ کی ضرور مخالفت کرنی ہے - تو کس طرح یہ صورت اختیار کی جائے -

---

ریاست جموں و کشمیر کے مسلمانوں پر ہندوؤں کی یورش

ہندو مہا سبھا نے اپنے اجلاس خاص منعقدہ کلکتہ میں زیر صدارت لالہ لاجپت رائے صاحب اور بنا ہید پنڈت مالوی صاحب مسلمان کہلانے والوں مگر تعلیم اسلام سے ناواقف لوگوں کو ہندو بنانے کے لئے جو تجاویز پاس کی ہیں - ان پر عمل بھی شروع ہو گیا - اور اس کے لئے سب سے پہلا نشانہ ریاست کشمیر کو قرار دیا گیا ہے - چنانچہ جموں کی حسب ذیل اطلاع مسلمان اخبارات میں شائع ہوئی ہے :-

"۲۱ اپریل کو ایک بجے والی گاڑی سے ہندو مہا سبھا کی طرف سے ۱۲ مکس آریہ پرچارک یہاں پہنچے - کلس ہرم مندر میں رات کو ٹھیرے ہوئے کسی مسلمان کو اندر جانے کی اجازت نہ تھی - ایک دوست کی زبانی سارا حال معلوم ہو گیا - ان کی چار ٹولیاں تین تین کس پر تقسیم ہو کر بھادو کشتیر کشتوار اور پونچھ تک جائینگی - اور سب کی سب امرناتھ یاترا کے دن کشمیر پہنچ کر تین ماہ کشمیر میں پرچار کرینگی - ان کے پاس ادویات دیسی و انگریزی بکثرت ہیں - انکو ریاست کی طرف سے گھوڑے اور آدمی ہمراہ دئے گئے ہیں"

یہ اطلاع اگر صحیح ہے - اور ہندوؤں کی تبلیغی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے اس کے صحیح ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا تو ہم پوچھتے ہیں مسلمانوں نے اس دہشت انگیز خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے کیا تیاری کی ہے - علاقہ ملکانہ میں آریوں کی یورش کا مقابلہ کرنے کی ہم سے درخواستیں کرنے کے باوجود جب ہماری جماعت نے وہاں کام شروع کیا - جس کے نتیجہ خیز اور بااثر ہونے کا اعتراف کئی معزز غیر احمدیوں نے بھی کیا - تو جو سلوک "علماء" اور ان کے مددگاروں نے ہم سے کیا وہ کسی کو بھولا نہیں ہوگا - گو ہمیں اس بات کی کوئی پروا نہیں - اور ہم جو کچھ کر سکینگے - اس سے قطعاً دریغ نہیں کرینگے - لیکن کیا ان لوگوں کا جو ہماری تبلیغی سرگرمیوں میں روڑے اٹکانا اپنا فرض سمجھتے ہیں - اور جو احمدی ہونے کی بجائے آریہ اور ہندو ہو جانے کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں - اور اس کا اعلان دیگر مقامات کے علاوہ کشمیر میں بھی کر چکے ہیں - یہ فرض نہیں ہے کہ مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچائیں - اگر فرض ہے - تو اسکی ادائگی کے لئے انہوں نے کیا کیا -

جن لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ مرتد کی سزا سنگساری اسلام میں اسلئے رکھی گئی ہے - کہ تا اسکی حفاظت ہو سکے اور کوئی شخص قتل کے ڈر کی وجہ سے دائرہ اسلام سے نکلنے کی جرأت نہ کر سکے - کیا انہوں نے اس قسم کا کوئی سامان کر لیا ہے کہ مہا سبھا کے پرچارک جن مسلمانوں کو مرتد بنائیں انہیں مسلمان سنگسار کرتے جائیں - اور اس طرح ارتداد کے سلسلہ کو علاقہ کشمیر سے روک دیں - اور اگر انہوں نے ایسا نہ کیا - تو اس کا صاف مطلب یہ ہوگا کہ بقول ان کے اسلام نے اپنی حفاظت کا جو طریق بتایا ہے - وہ بالکل بیکار اور بےفائدہ ہے - اور چونکہ ارتداد کے سلسلہ کو روکنے کا ان کے نزدیک اسکے سوا کوئی اور طریق ہی نہیں ہے - اسلئے اگر وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے علاقہ کشمیر سے اسلام کا نام مٹتا دیکھتے رہیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں ؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

فرمودہ ۲۴ اپریل ۱۹۲۵ء

ہر مہینہ رمضان اور ہر رات لیلۃ القدر بن سکتی ہے

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ماہ رمضان کا آخری دن

کوئی تعجب نہیں کہ آج کا روزہ آخری روزہ ہو۔ اور رمضان المبارک کا آخری دن ہو۔ اور اس لحاظ سے یہ ان خاص برکات کا جو رمضان کے آخری عشرہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ آخری دن ہے۔ اور ہم میں سے کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ کس کے لئے اس سال کا یہ دن نہ صرف آخری دن ہو۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے آخری دن ہو۔ اور اس کے بعد اس کو زندہ رہنا نصیب نہ ہو پس اس کی ہر ساعت کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ اور خدا تعالےٰ کے دروازہ کو کھٹکھٹانے میں کوئی کوتاہی نہ کرنی چاہیئے۔ دعائیں جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ اور بارہا پہلے بھی بتا چکا ہوں ایک ایسا مفید اور کارآمد ہتھیار ہے۔ جس کے مقابلہ میں اور کوئی ہتھیار اتنا مفید اور کارآمد نہیں ہو سکتا ؎

دعا کس شخص کو فائدہ دے سکتی ہے

لیکن جس طرح ہر ہتھیار ہر ہاتھ میں کارآمد نہیں ہو سکتا بلکہ اسی شخص کے لئے کارآمد ہو سکتا ہے۔ جو اس کو چلانا جانتا ہے۔ اسی طرح دعائیں بھی اسی شخص کو فائدہ دے سکتی ہیں۔ جو ان کو صحیح طور پر کرنا جانتا ہے۔ مثلاً ایک شخص جو بندوق چلانا نہیں جانتا۔ اگر اس کے کندھے پر بندوق رکھدی جائے۔ اور کارتوسوں کی پیٹی اس کی کمر سے باندھ دی جائے۔ تو یہ اس کے لئے سوائے بوجھ کے اور کچھ نہ ہو گا۔ کیونکہ بندوق کو چلانا نہ جاننے کی وجہ سے یہ چیزیں اس کو کچھ کام نہیں دے سکتیں۔ اگر اس کی بجائے اس کو ایک لاٹھی دیدی جاتی۔ جسے وہ چلانا جانتا ہے۔ تو وہ زیادہ عمدگی اور پھرتی کے ساتھ اس سے کام لیتا۔ اسی طرح ایک ایسا شخص جو تلوار چلانا نہ جانتا ہو۔ اگر اس کے ہاتھ میں تلوار دیدی جائے۔ تو وہ اس سے ایک چھڑی سے بھی زیادہ فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اور ایک بچہ تو اس سے خود اپنا ہاتھ بھی زخمی کر لے گا۔ یہی حال دعا کا ہے۔ جو لوگ یہ نہیں جانتے۔ کہ دعا کس طرح کی جاتی ہے۔ اور جو خدا تعالےٰ پر پورا توکل نہیں رکھتے۔ اور کامل توجہ سے دعا نہیں کرتے۔ ان کی دعا ہرگز مفید نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ دعائیں کرتے تو ہیں۔ لیکن ان کے کرنے کا طریقہ نہیں جانتے ؎

دعا کرنے کا صحیح طریق جاننا ضروری ہے

دعا بے شک ایک ایسے ہتھیار کی طرح ہے۔ جس کے ایک وار کے بعد پھر اور وار کی ضرورت نہیں رہتی۔ لیکن وہ اس کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ جو اس کو کرنا نہیں جانتا۔ بسا اوقات وہ لمبی لمبی دعائیں کریگا لیکن ان دعاؤں کا کچھ اثر نہ ہو گا۔ اور بسا اوقات ایسا بھی ہو گا۔ کہ ایک نادان ایسے طریقہ پر دعائیں کرتا ہے کہ بجائے نفع کے نقصان اٹھاتا ہے۔ اور اس کی دعائیں بجائے اس کو فائدہ پہنچانے کے الٹا نقصان پہنچاتی ہیں۔ پس دعائیں جہاں کارگر ہیں۔ وہاں یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ غلط طریقہ پر کئے جانے سے وہ نقصان پہنچا دیں۔ اس لئے دعا کرنیوالے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ جانتا ہو۔ کہ دعا کس طرح کی جاتی ہے۔ اور اس کے کرنے والے کے لئے کیا کیا ذمہ واریاں ہیں۔ اور کیسے وثوق اور یقین کے ساتھ دعا کرنی چاہیئے۔ اگر وہ ان تمام باتوں کو مدنظر رکھکر دعائیں کرے گا۔ تو اس کی دعائیں اس کو فائدہ دیں گی۔ اور اگر وہ ان باتوں کا خیال نہیں رکھے گا۔ تو وہ بجائے اس کو فائدہ دینے کے مضر ہونگی ؎ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ اس بات سے ڈر کر کہ شاید میری دعائیں مجھے نقصان پہنچائیں ان کو چھوڑ دیا جائے ؎

دعائیں کرنا ضروری ہے

دعا کرنا ضروری اور فرض ہے۔ کیونکہ بغیر دعا کے تکمیل ایمان نہیں ہو سکتی۔ اور بغیر تکمیل ایمان کے انسان ہرگز کوئی فلاح نہیں پا سکتا۔ چونکہ انسان کی پیدائش کی غرض ہی یہی ہے۔ کہ وہ اپنے ایمان کو کامل کرے۔ اس لئے اگر وہ دعائیں نہیں کرتا۔ تو اپنی پیدائش کی غرض کو پورا نہیں کرتا۔ پس میرے یہ کہنے سے کہ دعائیں اگر صحیح طریقہ پر نہ کی جاویں۔ تو بجائے نفع کے نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ ہرگز یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ اس سے ڈر جاؤ۔ اور دعاؤں کو بالکل چھوڑ دو۔ بلکہ اس سے میرا یہ مطلب ہے کہ اس کے متعلق صحیح طریقہ سیکھا جائے۔ کیونکہ اگر صحیح اور اصل طریقہ جس پر عمل کر کے ہماری دعائیں قابل قبول ہو سکتی ہیں۔ استعمال میں نہ لایا جائے۔ تو ہماری دعاؤں کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں۔

ہر کام کرنیکا اصل طریق

ہر کام کرنے کے واسطے یہ لازم ہے۔ کہ اس کے کرنے کا اصل طریق سیکھا جائے۔ کیونکہ اگر ہم صحیح طریقہ پر اس کام کو نہیں کریں گے۔ تو وہ کام بجائے نفع کے ہم کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اس کام کو اس اندیشہ سے چھوڑ ہی دیا جائے۔ کہ شاید نقصان پہنچا دے۔ پس جب کہ دعا کے بغیر انسان نجات اور فلاح ہی نہیں پا سکتا۔ تو کسی شخص کو اس واسطے اور اس بات سے ڈر کر کہ شاید میرے دعا کرنے کا طریق صحیح نہ ہو دعا کرنا چھوڑ نہیں دینا چاہیئے۔ کسی مریض کے علاج کو اس بناء پر نہیں چھوڑا جا سکتا۔ کہ ممکن ہے۔ اس کا علاج غلط کیا جا رہا ہو۔ اور ایسا ہو سکتا ہے۔ اور ہوتا ہے۔ کہ بعض دفعہ علاج غلط ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی علاج کو چھوڑا نہیں جاتا۔ پس جس طرح کہ مریض سے علاج کو چھوڑا نہیں دیا جاتا۔ خواہ یہ علم ہو یا نہ ہو۔ کہ علاج صحیح ہے یا غلط۔ اسی طرح دعا کو بھی ڈر کر نہیں چھوڑا جا سکتا کیونکہ جو شخص علاج کرتا ہے۔ اس کے لئے تو امکان ہے کہ اس کا علاج صحیح ہو۔ اور وہ اس علاج سے بچ جائے۔ لیکن جو اس ڈر سے علاج ہی کو چھوڑ دیتا ہے۔ کہ شاید یہ صحیح ہے یا نہیں وہ یقینی طور پر ہلاک ہو جاتا ہے ؎

دعائیں کرنے کی نصیحت

پس میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ دعائیں کرو۔ اور اپنے اخلاص کو بڑھاؤ۔ اگر پورے یقین اور وثوق کے ساتھ دعائیں کرو گے تو ضرور تمہاری دعائیں قبول ہونگی۔ خدا تعالےٰ سب کی دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔ خصوصاً ان لوگوں کی جو خدا کی راہ میں سخت سے سخت تکالیف اٹھا رہے ہوں ؎

خدا اپنے بندوں کی ضرور مدد کرتا ہے

وفاشعاری ایک ایسا جذبہ ہے۔ جس کو سنگ دل سے سنگ دل انسان بھی بھلا نہیں سکتا۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ہماری جماعت کو جو خدا تعالےٰ کی راہ میں شدید سے شدید مصائب برداشت کر رہی ہے۔ خدا تعالےٰ بغیر مدد کے چھوڑ دے۔ وہ اس کی دعاؤں اور التجاؤں کو دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ سنتا اور قبول کرتا ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کے لوگوں کو ضرور دعائیں کرنی چاہئیں ؎

خدا کی راہ میں مصائب اٹھانے والی جماعت

پس دعائیں ہر شخص کی سنی جاتی ہیں۔ لیکن وہ جو خدا کی راہ میں تکالیف اٹھاتے ہیں۔ انکی دعائیں زیادہ سنی جاتی ہیں۔ اور اگر کوئی قوم اس وقت ایسی ہے جو خدا کی راہ میں دکھ تکالیف اور مصائب جھیل رہی ہے۔ تو وہ احمدی جماعت ہی ہے۔ لوگ دنیا میں دکھ اٹھاتے اور طرح طرح کے مصائب جھیلتے ہیں۔ لیکن کبھی اپنی امنگوں اور آرزوؤں کے پورا کرنے کی خاطر۔ کبھی اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کیلئے۔ اور کبھی ان باتوں کے پورا [illegible] کے لئے جو وہ دنیا کی

کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ لیکن ہماری تمام تر کوشش اور ہماری تمام تکالیف اور دکھ اس لئے ہیں۔ کہ تا دنیا کے اندر امن قائم ہو۔ خدا تعالےٰ کا جلال ظاہر ہو۔ اور اس کا نام بلند ہو۔ ہمارے اندر بہت سی کمزوریاں بھی ہیں۔ لیکن ہماری جماعت جو کچھ خدا تعالےٰ کی راہ میں تکالیف اٹھا رہی ہے۔ وہ اور کوئی قوم دنیا میں نہیں اٹھا رہی۔ گو وہ بتقاضائے بشری غلطیاں بھی کر بیٹھتی ہے۔ لیکن پھر بھی اسکی غلطیاں دوسروں کے مقابلہ میں بہت کم ہوتی ہیں۔ لیکن اس کا کام جو وہ خدا کی راہ میں کر رہی ہے۔ بہت بڑا اور عظیم الشان ہے۔ پس جس طرح آپ لوگوں کی دعائیں قبول ہو سکتی ہیں اور کسی کی نہیں ہو سکتیں؛

رمضان میں دعاؤں سے فائدہ

میں نہیں جانتا۔ کہ ہماری جماعت کے دوستوں نے رمضان میں دعاؤں سے کیا فائدہ اٹھایا۔ لیکن جنہوں نے خاص توجہ اور پورے وثوق اور یقین کے ساتھ دعائیں کی ہیں۔ وہ دیکھیں گے۔ کہ ان کے اقرباء کے لئے۔ ان کے دوستوں کے لئے اور ان کے اپنے لئے ان کا کیسا اثر ہوا ہے۔ مجھے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے جیسا کہ میں پچھلے جمعہ کے خطبہ میں بتا چکا ہوں۔ اس سال رمضان میں پہلے سالوں کی نسبت دعاؤں کی زیادہ توفیق اور موقع دیا ہے۔ اور چند دنوں سے دعاؤں کے نتائج بھی نکلنے شروع ہو گئے ہیں۔ چنانچہ بہت سے غم اور فکر جو مجھے دامنگیر تھے انہیں دور کر کے خدا تعالےٰ نے خوشی کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ ہر انسان کے لئے فکر ہوتے ہیں۔ اور میں بھی فکروں سے خالی نہیں۔ لیکن میرے اصل غم وہ ہیں۔ جو جماعت کے متعلق ہیں۔ اس لئے میں نے جو اپنے غموں کا ذکر کیا ہے۔ اس سے میری مراد جماعت کی بہبودی اور ترقی کے لئے غم [illegible] ... اور اگر سب دوست دعاؤں کے ساتھ میری مدد کریں۔ تو وہ نیک مقاصد جن کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مسیح موعود اور تمام انبیاء دنیا میں پھیلانا چاہتے تھے۔ ان کے پورا ہونے میں کوئی شک اور کسی شبہ کی گنجائش ہی نہیں رہتی؛

مومن کیلئے ہمیشہ رمضان ہے

گو رمضان ختم ہوتا ہے۔ لیکن میں اپنے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ مومن کے لئے ہمیشہ رمضان ہے۔ وہ جس وقت بھی دعائیں کرتا ہے۔ اس کی دعائیں سنی جاتی ہیں۔ کیونکہ دعاؤں کی قبولیت رمضان کے مہینہ تک ہی محدود نہیں بلکہ مومن کے لئے تمام سال رمضان ہے۔ اور ہر وقت رمضان کی طرح اس کی دعائیں خدا سنتا ہے۔ ہمارا خدا دنوں، مہینوں سالوں، صدیوں اور زمانوں میں محدود نہیں ہے۔ زمانہ اس پر کوئی اثر نہیں کرتا۔ کیونکہ زمانہ اس کا مخلوق اور وہ اس کا خالق ہے۔ اس لئے یہ نہیں کہنا چاہیئے۔ کہ فلاں سال، فلاں مہینہ یا فلاں دن وہ دعائیں سنتا ہے۔ ایسا کہنا اس کے اقتدار اور طاقت کی حدبندی کرنا ہے حالانکہ خدا تعالےٰ کی ذات ہر قسم کی حدبندیوں سے آزاد اور پاک ہے۔ جس طرح وہ رمضان میں دعائیں سنتا ہے اسی طرح ہر روز سنتا ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے آپ کو اس قابل بنائے۔ کہ ہر دن اس کے لئے رمضان کا دن ہو؛

رمضان کی خاص برکت

اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ رمضان کی کوئی خاص برکت نہیں۔ بیشک اس کا بھی بہت بڑا فائدہ ہے۔ اگر رمضان کے دنوں کی دعاؤں میں تم کوئی لذت محسوس کرو۔ تو سمجھ لو۔ کہ ہر روز تمہارے لئے رمضان ہو سکتا ہے۔ اور اگر رمضان کے آخری عشرہ میں کوئی لذت محسوس کرو۔ تو جان لو۔ کہ ہر ایک دن تمہارے لئے آخری عشرہ بن سکتا ہے۔ یہ دن بطور نمونہ کے ہوتے ہیں۔ تاکہ اس نمونہ سے لذت حاصل کر کے باقی تمام دنوں میں لذت کو محسوس کیا جائے۔ جس طرح حلوائی نمونہ کے طور پر ایک مٹھائی دکھاتا ہے۔ اس کے ایسا کرنے سے یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ صرف وہی ایک مٹھائی اس کے پاس اعلےٰ اور لذیذ ہے۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ اس کی دکان کی تمام مٹھائیاں اسی طرح کی ہیں۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کا ایسے دنوں کو خصوصیت دینے سے یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ وہ لوگوں کو بتائے۔ کہ میرے پاس ایسے بابرکت عشرے اور مہینے ہیں۔ جن میں دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں۔ اور انسان دعاؤں میں خاص لذت محسوس کرتا ہے۔ پس جو شخص ان برکات کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ وہ نہ صرف انہی دنوں میں بلکہ تمام دنوں میں وہی برکات اور ویسی لذت حاصل کر سکتا ہے۔ پس یہ نمونہ ہے۔ جو تمہیں دیا گیا ہے۔ آگے آپ لوگ کوشش کر کے ایسے عشرے ہمیشہ کے لئے خرید سکتے ہیں۔ پس دعائیں کرو اور بہت کرو؛

اصل چندہ دعا ہے

گو میں اپیلیں کرتا ہوں۔ کہ چندے دو۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ کہ اگر دوست دعا سے میری مدد کریں۔ تو چندوں کی کوئی ضرورت ہی نہ رہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ خود ہمارے لئے ایسے سامان پیدا کر سکتا ہے۔ جن کے ذریعے بغیر چندوں کے کام چل سکے مگر جس طرح اصل چیز میسر نہ آئے۔ تو دوسری چھوٹی چھوٹی چیزیں لے کر گذارہ کر لیا جاتا ہے۔ اسی طرح چندے ہیں۔ ورنہ دعائیں دراصل سب سے بڑا ذریعہ ترقیات کا ہیں

رمضان کا حقیقی فائدہ اٹھانے والا

پس جس شخص نے یہ محسوس کر لیا۔ کہ رمضان ہی نہیں بلکہ ہر مہینہ بابرکت ہے۔ اور لیلۃ القدر ہی خاص برکات والی رات نہیں۔ بلکہ ہر رات اپنے اندر برکتیں رکھتی ہے۔ اور جس نے رمضان اور لیلۃ القدر سے نمونہ لے لیا۔ ایسے شخص نے زیادہ فائدہ حاصل کیا بہ نسبت اس کے جس نے روزے رکھے۔ اعتکاف بیٹھا۔ اور آخری عشرہ کے دنوں میں لیلۃ القدر کو پانے کے لئے اٹھتا رہا۔ اور اس نے رمضان سے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ لیکن اس حقیقت کو نہ سمجھا۔ کہ ہر مہینہ اس کے لئے رمضان اور ہر رات لیلۃ القدر بن سکتی ہے۔ رمضان اور لیلۃ القدر بطور نمونہ کے ہیں۔ جن سے اس کو فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ حقیقی فائدہ رمضان سے اسی نے اٹھایا۔ جس نے گو بے تابی کے ساتھ رسم و رواج کے مطابق لیلۃ القدر کی جستجو نہ کی۔ اور اتنے روزے نہ رکھے جتنے پہلے نے رکھے۔ اور اتنی دعائیں نہ کیں۔ جتنی پہلے نے کیں۔ گو بظاہر اس نے رمضان کا فائدہ پہلے سے کم اٹھایا۔ لیکن اگر اس نے یہ خیال کر لیا۔ کہ ہر عشرہ ہی بابرکت ہو سکتا ہے۔ اور اس بات کا مصمم ارادہ کر لیا۔ کہ کوئی عشرہ اور رات ایسی نہ جانے دوں گا۔ جسے رمضان اور لیلۃ القدر کی طرح سمجھ کر اس سے فائدہ نہ اٹھاؤں۔ تو اس نے پہلے کی نسبت بہت زیادہ فائدہ اٹھایا۔ پس اگر یہ یقین اور یہ وثوق تمہارے اندر پیدا ہو جائے۔ کہ ہر عشرہ آخری عشرہ اور ہر ماہ رمضان ہو سکتا۔ تو میں کہتا ہوں۔ یقیناً ہر عشرہ رمضان کا آخری عشرہ اور ہر مہینہ رمضان ہو سکتا ہے۔ اور تمہاری دعائیں ہمیشہ اسی طرح سنی جا سکتی ہیں۔ جس طرح رمضان اور اس کے آخری عشرہ میں سنی جاتی ہیں۔ تم یہ یقین اور وثوق اپنے اندر پیدا کرو۔ اور دعائیں کرو۔ اگر دعاؤں کے ساتھ مجھے مدد دو گے۔ تو اس کام کے ہونے میں جس کے لئے حضرت مسیح موعود آئے۔ جس کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ اور جس کے لئے تمام دوسرے انبیاء دنیا میں آئے۔ کوئی شک نہیں رہ جاتا۔ اور اس شیطان کو جو پورے زور کے ساتھ اسلام پر حملہ کر رہا ہے۔ کچلا دینے میں کوئی کمی نہیں رہ سکتی؛

دعا

پس ان دنوں کے نمونہ سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور دعا کرو۔ کہ ہم خدا تعالےٰ کی قوتوں کا صحیح اندازہ لگائیں۔ اور وہ ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دور کرے ہمارے اعمال کو نیک بنائے۔ ہمارے دلوں کے اندر وہ

وسعت پیدا کرے۔ جس سے ہم اس کی غیر محدود طاقتوں کو سمجھیں۔ ہمارے اخلاص اور ہمارے عرفان میں ترقی ہو۔ ہمارے دلائل کامل مشاہدات پر مبنی ہوں۔ جس کے بعد کسی شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو۔ ہمارے تعلقات ہمارے رب سے بھی اور ہمارے بھائیوں اور عزیز و اقارب سے بھی اچھے ہوں۔ ہماری بدظنیاں نیک ظنیوں سے اور سستیاں چستیوں سے بدل جائیں۔ اور ہم لوگوں کے لئے بطور نمونہ ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح کو خوش کرنے کا موجب ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ہاتھوں سے اٹھائے۔ ہم گنہگار ہیں۔ وہ اپنے ہاتھ سے ہمیں پاک کرے اور ہمارے گناہوں کو معاف کرے۔ کیونکہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے ؛

ہیضہ کی شکایت ملک میں آج کل ہیضہ کی عام طور پر شکایت ہے۔ اور قادیان میں بھی اس کے کیس ہوئے ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اہلیہ بھی اس مرض سے بیمار ہوگئی تھیں۔ جنہیں اب کچھ آرام ہے میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ خاص طور دعائیں کریں۔ کہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کو ان وبائی امراض سے محفوظ رکھے اور جو اس میں مبتلا ہوں۔ ان کو شفا عطا فرماوے ؛

جنازہ میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ میں نماز کے بعد دو شخصوں کا جنازہ پڑھوں گا۔ ایک قاضی نعیم الدین صاحب کا جو بنگال کے رہنے والے اور بہت مخلص تھے۔ ان کے اخلاص کا اس سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ ایک دفعہ میں نے تبلیغ کے لئے زندگی وقف کرنے کی تحریک کی۔ تو انہوں نے کھڑے ہو کر بڑے جوش کے ساتھ تقریر کی۔ اور کہا۔ کہ اب میں بوڑھا ہوگیا ہوں۔ لیکن میرے دو بچے کام کے قابل ہیں۔ ان کو میں خدا کی راہ میں وقف کرتا ہوں۔ اب مجھے اس بڑھاپے میں یہ غم نہیں ہوگا۔ کہ میرے بچے میرے کام نہ آئیں گے۔ ان کا ایک لڑکا بنگال میں مبلغ ہے۔ اور دوسرا ایک سکول کا ہیڈ ماسٹر۔ ان دونوں نے زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ وہ یہاں سے اپنے وطن تبلیغ کی غرض سے گئے تھے۔ اور وہیں ان کا انتقال ہوگیا ؛

دوسرے مولوی ابراہیم صاحب مالاباری جو یہاں قادیان میں مٹھائی کی دکان کرتے تھے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ ہیں۔ جو فوت ہوگئی ہیں۔ جب سیلون میں جماعت قائم ہوئی۔ تو مولوی ابراہیم صاحب کو میں نے وہاں کے لئے مبلغ بنا کر بھیجا۔ اور وہ بڑے اخلاص کے ساتھ وہاں کام کرتے رہے۔ ان کی بیوی کا اپنے وطن مالابار میں انتقال ہوگیا ہے۔ انہوں نے اس موقعہ پر اتنا اخلاص دکھایا۔ کہ باوجود اس بات کے جاننے کے کہ ان کی بیوی سخت بیمار ہے۔ اور وہ خود بھی بہت بیمار ہیں۔ لیکن

پھر بھی انہوں نے اپنی جگہ کو نہیں چھوڑا۔ میں ان کی بیوی کا بھی جنازہ پڑھوں گا ؛

اعلان اس کے بعد میں یہ بھی اعلان کرتا ہوں۔ کہ جمعہ کی نماز کے بعد میں قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کا درس دوں گا۔ جو اس درس کے تتمہ کے طور پر ہوگا۔ جو حافظ روشن علی صاحب رمضان میں ہر روز دیا کرتے تھے۔ اور اس کے بعد دعا ہوگی۔ میری جسمانی کمزوری شاید مجھے اتنا موقعہ نہ دے۔ کہ میں زیادہ وضاحت کیساتھ اس کے متعلق بیان کرسکوں۔ لیکن جتنی بھی خدا تعالیٰ توفیق دیگا بیان کروں گا۔ خدا تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرماوے۔ کہ میں اس بابرکت کام کو کرسکوں ؛

اشتہار بموجب زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ بنام مدعا علیہ

بعدالت جناب چودھری محمد لطیف صاحب سب جج جھنگ

گوپال سنگھ ولد پریم سنگھ ذات لٰلہ سکنہ مزا محمود کاٹھ تحصیل شورکوٹ مدعی بنام بلوچا مدعا علیہ ؛

دعوے ۲۰۸ روپے

اشتہار بنام بلوچا ولد بکھا ذات جوگی سکنہ صادق نہنگ تحصیل شورکوٹ۔ مدعا علیہ ؛

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہوگیا ہے کہ تم دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کررہے ہو۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی تمہارے نام جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۲۵ء کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کرو۔ ورنہ تمہاری عدم موجودگی میں تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی ؛

تحریر ۲۸ ر اپریل ۱۹۲۵ء

مہر عدالت دستخط حاکم

اراضی سکنی آبادی میں

ہائی سکول اور نور ہسپتال کے درمیان ۵ ½ کنال زمین قابل فروخت۔ نرخ مقررہ حسب مراتب ۔۔۔ و ۔۔۔ فی مرلہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب بی۔ اے قادیان سے خریدیں۔ دو کنال یا زیادہ لینے والے کو رعایت۔

بشیر احمد از قادیان

انگلش کمپوزیشن و خطوط نویسی

حصہ اول میں طلباء مڈل سکول کے لئے ۶۰ جواب مضمون اور ۸۰ خطوط اور عرائض نہایت سلیس انگریزی میں درج ہیں قیمت ۶ حصہ دوم میں طلباء نویں دسویں جماعت کے لئے جواب مضمون ۸۰ یونیورسٹی امتحان میں آنے والے جواب مضمون اور عرائض ہر قسم اور خطوط کثیر تعداد میں درج ہیں۔ چنانچہ اس سال میٹرک کا جواب مضمون اس کتاب کا ہی آیا۔ اور پہلے سال کا بھی وغیرہ قیمت ۱۰ر۔

انگریزی ترجمہ

ترجمہ انگریزی مصنفہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب بی اے سے میں نے سال کا کام دو مہینے میں کر لیا۔ (سید احمد اورنگ آباد) اگر یہ ترجمہ مجھے نہ ملتا۔ تو میں انگریزی سے مایوس ہو چکا تھا۔ اس کے بغیر انگریزی بولنا اور لکھنا گویا اندھیرے میں لاٹھی مارنا ہے (سردار شاہ از لاہور) قیمت حصہ اول ۴ر حصہ دوم ۱۰ر جز اول ۴ر دوم ۶ر)

اخلاق محمدی اسلامی اخلاق کا مجموعہ۔ اور عورتوں اور نوجوانوں اور بوڑھوں کے لئے گھر کا واعظ۔ جس کے اخلاق درست نہ ہوں۔ وہ اسلام سے بیگانہ ہے۔ قبر و حشر میں اخلاق والے کامیاب ہونگے۔ بد خلق دوزخی ہوتا ہے (حدیث) قیمت عمر رعایتی ۲ر مبلغین کے لئے محصولڈاک معاف۔

مسٹری آف انگلش گرامر (ٹیچر دیکھئے) کا اردو ترجمہ انٹرنس و کالج والوں کے لئے از حد مفید قیمت ۴ر

غیر احمدیوں کے تمام سوالوں کا جواب

رسالہ مسیح موعود و علماء زمانہ ہر سہ حصہ میں غیر احمدی علماء کے تمام اعتراضات کو نمبر وار توڑا گیا ہے قیمت ہر سہ حصہ ۱۵ر

وفات عیسیٰ حضرت عیسیٰ کی وفات از روئے قرآن احادیث و تفاسیر قرآن و اناجیل ۲ر

خلافت و امامت ۱ر۔ چھوٹے بچوں کیلئے سوال و جواب ار

ملنے کا پتہ:۔ ماسٹر عبدالرحمن بی۔ اے۔ قادیان

ہندوستان کی خبریں

اخبار "ملاپ" لاہور رقمطراز ہے۔ کہ ایک ہندو خوانچہ فروش نے ایک بائیسکل بنانے والے کے خلاف اس لئے عدالت میں مقدمہ دائر کیا ہے۔ کہ ملزم نے ہمسائیگی کے حق کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک کیلا جس کی قیمت ڈیڑھ پیسہ تھی۔ مذاقاً چھین کر اپنے منہ میں ڈال لیا۔ مقدمہ کی سماعت ہو رہی ہے

الہ آباد ۲۹ر اپریل۔ آنریبل سید رضا علی کونسل آف اسٹیٹ کی ممبری کے لئے مغربی مسلم حلقہ انتخاب سے امیدوار ہیں۔ جو روہیلکھنڈ۔ کمایوں۔ میرٹھ آگرہ الہ آباد اور جھانسی کے ڈویژنوں پر مشتمل ہے۔ آج کل سید صاحب اودھ گورکھپور اور بنارس کے ڈویژنوں کی طرف سے کونسل آف سٹیٹ کے ممبر ہیں۔

الہ آباد ۲۹ر اپریل۔ سوامی ستیہ دیو نے دو جلسوں میں تقریریں کیں جن میں آپ نے کہا۔ کہ مولوی و مولانا اور پنڈت و پروہت لوگوں کے حقیقی دشمن ہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ ہندو سنگھٹن کے بغیر سوراج حاصل کرنا ناممکن ہے۔

لاہور ۲۹ر اپریل۔ امرت سر کے نیشنل بنک کا جو حساب کتاب جانچا ہو رہا ہے۔ اس کے تین ڈائرکٹران مسٹر ایس۔ ایس سوندھی۔ رامچند گرٹوولا، ایم ڈی احمد کو دفعہ ۴۰۹ و ۴۲۰ ضابطہ فوجداری کے ماتحت پولیس نے گرفتار کر لیا گیا۔

بھساول ۲۹ر اپریل۔ ۶ اپ پنجاب میل (دہلی سے بمبئی جانے والی۔ جی۔ آئی۔ پی میل) بھساول جنکشن سے ۹ میل کے قریب ساوودا اسٹیشن پر ایک مال گاڑی سے ٹکرا گئی۔ ایک ہندوستانی مسافر مر گیا۔ ۱۲ انگریز اور ۳ ہندوستانی سخت زخمی ہوئے۔ ۴ انگریز اور چار ہندوستانی خفیف زخمی ہوئے۔ دو گاڑیاں ٹوٹ گئیں۔

بمبئی ۲۹ر اپریل۔ گئو کانفرنس کے خاص اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے مہاتما گاندھی نے اس امر پر زور دیا کہ تحفظ گاؤ کے معنی صرف یہی نہیں ہیں۔ کہ گائیں ذبح نہ کی جائیں۔ بلکہ اس کے معنے یہ بھی ہیں۔ کہ ان کی پرورش و پرداخت کا خاص انتظام کیا جائے۔ مہاتما جی نے انجمن تحفظ گاؤ کی مدد اور بمبئی میں ایک ڈیری کے قیام کی حمایت پر لوگوں کو توجہ دلائی۔ مولانا شوکت علی نے تحفظ گاؤ کی تحریک سے اپنا اتفاق ظاہر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ان کا مسلمان ہونا اس میں مانع نہیں ہوسکتا کہ وہ گائے کا اسی قدر احترام کریں جس قدر کے ہندو کرتے ہیں

الہ آباد ۲۸ر اپریل۔ سشن جج شاہجہان پور نے فسادات شاہجہان پور کے سلسلہ میں اظہر حسین اور سخاوت حسین کو دا گھو نامی آدمی کو قتل کرنے کے جرم میں سزائے موت دی تھی۔ انہوں نے الہ آباد ہائی کورٹ میں اپیل کیا تھا۔ مگر اب یہ اپیل خارج کر دیا گیا ہے۔

دیانند کالج کمیٹی نے ہندو نوجوانوں کے لئے لاہور میں دیانند دستکاری سکول کھولا ہے۔ جس میں درزی کا کام۔ ترکھان کا کام۔ لوہار کا کام۔ دفتری کا کام اور مشینی سکھلائیں جاتی ہے۔

شملہ ۲۹ر اپریل۔ آسام زیرین برہما۔ بنگال کشمیر اور مدراس میں عام طور پر بارش شروع ہو گئی ہے۔

کلکتہ میں جرمنی سے ایک شخص حال ہی میں آیا ہے۔ جسے ایک سینما فلم کی تیاری کے لئے ایک خوبصورت بنگالی لڑکی کی تلاش ہے۔ اور دے پور۔ بنارس۔ گیا کلکتہ اور کشمیر کے نظاروں میں فلم تیار کی جائے گی۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ چیف کمشنر صاحب دہلی نے اچھوت طلباء کی امداد کے لئے پندرہ سو روپیہ سالانہ کے وظائف سرکار کی طرف سے دینے کا وعدہ کیا ہے۔

ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۷ر اپریل۔ فان ہنڈنبرگ کے انتخاب پر پیرس میں سخت استعجاب کیا جا رہا ہے۔ اور وہاں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اتحادیوں۔ یورپ اور امریکہ کو یہ ایک چیلنج ہے۔

لنڈن ۲۸ر اپریل۔ میجر جیمز و اٹسن گرارڈ سابق امریکن سفیر متعینہ جرمنی نے نیویارک میں ایک بیان کے دوران میں بیان کیا۔ کہ مارشل فان ہنڈنبرگ کے انتخاب کے معنی یہ ہوئے۔ کہ "ڈائیس اسکیم" ختم ہو گئی۔ اور دنیا کا امن خطرہ میں پڑ گیا۔ اور جرمنی کے لوگوں نے ببانگ دہل اس بات کا اعلان کر دیا۔ کہ وہ فوجی اور شہنشاہیت پسند دل سے شیدا ہیں۔

لنڈن ۲۷ر اپریل۔ ایسٹ انڈین ایسوی ایشن کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ایف۔ ایچ۔ براؤن۔ سی۔ آئی۔ ای نے فرمایا۔ کہ ہندوستانی طلباء کو انگلینڈ میں نہ آنا چاہیئے۔ جب تک کہ وہ۔ ایف۔ اے کا سرٹیفکیٹ حاصل نہ کر لیں۔ ورنہ تعلیم کم ہونے کی وجہ سے اتالیق پر زیادہ روپیہ صرف کرنا پڑے گا۔

لنڈن ۳۰ر اپریل۔ آج مسٹر بالڈون وزیر اعظم نے لارڈ ریڈنگ کو شرف باریابی مرحمت فرمایا۔